رمضان المبارك آنے کی تیاری کا طریقہ

﴿کیف نستعد لقدوم شهر رمضان؟﴾

[أردو- الأردية – Urdu]

فتوی

محمد صالح المنجد حفظہ اللہ

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مد نی

ناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

﴿ كيف نستعد لقدوم شهر رمضان؟ ﴾

(باللغة الأردية)

فتوى

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المد ني

الناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارك آنے كی تیاری كا طریقہ

ہم رمضان المبارك كے لیے كیا تیاری كریں، اور اس ماہ مبارك میں كون سے اعمال بجا لانا افضل ہیں ؟

الحمد للہ:

اول:

ہمارے عزیز بھائی آپ نے یہ بہت اچھا سوال كیا ہے، جس میں آپ ماہ رمضان كے لیے تیاری كرنے كی كیفیت دریافت كرنا چاہتے ہیں، حالانكہ بہت سے افراد اور لوگ تو روزے كی حقیقت میں بہت انحراف كا شكار ہو چكے ہیں، انہوں نے ماہ رمضان كو كھانے پینے، اور مٹھائیاں و مختلف انواع و اقسام كی ڈش تیار كر كے كھانے كا موسم بنا لیا ہے، اور راتوں كو بیدار ہو كر ڈش اور مختلف فضائی چینل دیكھنے كا سیزن بنا لیا ہے، اور اس كے لیے وہ رمضان المبارك سے بہت عرصہ پہلے ہی تیاری كرنے لگ جاتے ہیں، كہ كہیں كچھ كھانے رہ نہ جائیں، یا اس خدشہ سے كہ كہیں ان كا ریٹ ہی نہ بڑھ جائے.

تو یہ لوگ كھانے پینے كی اشیاء اور مختلف قسم كے مشروبات كی تیاری میں لگ جاتے ہیں، اور فضائي چینلوں كی فہرست تلاش كرنے لگتے ہیں تا كہ انہیں علم ہو

کہ انہیں کون سا چینل دیکھنا ہے، اور کونسا نہیں دیکھنا، تو اس طرح ان لوگوں نے ماہ رمضان کے روزے کی حقیقت ہی مسخ کر کے رکھ دی ہے، اور عبادت اور تقوی سے نکل کر اس ماہ مبارك کو اپنے پیٹوں اور اپنی آنکھوں کا موسم بنا لیا ہے.

دوم:

لیکن کچھ دوسرے ایسے بھی ہیں جنہوں نے رمضان البمارك کے روزے کی حقیقت کو جانا اور ادراك کیا اور وہ شعبان میں ہی رمضان کی تیاری کرنے لگے، بلکہ بعض نے تو اس سے قبل ہی تیاری شروع کردی، ماہ رمضان کی تیاری کے لیے قابل ستائش امور اور طریقے درج ذیل ہیں:

١ - سچی اور پکی توبہ.

ہر وقت توبہ و استغفار کرنا واجب ہے، لیکن اس لیے کہ یہ ماہ مبارك قریب آ رہا ہے، اسلئے مسلمان شخص کے لیے زیادہ لائق ہے کہ وہ اپنے ان گناہوں سے جلد از جلد توبہ کر لے جو صرف ا سکے اور اس کے رب کے مابین ہیں، اور ان گناہوں سے بھی جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے؛ تا کہ جب یہ ماہ مبارك شروع ہو تو وہ صحیح

اور شرح صدر کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کے اعمال میں مشغول ہو جائے، اور ا سکا دل مطمئن ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

" اور اے مومنوں تم سب کے سب اللہ تعالی کی طرف توبہ کرو تا کہ کامیابی حاصل کر سکو"النور (۳۱).

اغر بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے لوگو اللہ کی طرف توبہ کرو، میں تو دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (۲۷۰۲).

۲ - دعاء کرنا:

بعض سلف کے متعلق آتا ہے کہ وہ چھ ماہ تك یہ دعا کرتے اے اللہ! ہمیں رمضان تك پہنچا دے، اور پھر وہ رمضان کے بعد پانچ ماہ تك یہ دعا کرتے رہتے اے اللہ! ہمارے رمضان کے روزے قبول و منظور فرما.

چنانچہ مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے پروردگار سے دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالی اسے رمضان آنے تك جسمانی اور دینی طور پر صحیح رکھے، اور یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالی اپنی اطاعت کے کاموں میں اس کی معاونت فرمائے، اور اس کے عمل قبول و منظور فرما لے.

٣ - اس عظیم ماہ مبارك کے قریب آنے کی خوشی و فرحت ہو.

کیونکہ رمضان المبارك کے مہینہ تك صحیح سلامت پہنچ جانا اللہ تعالی کی جانب سے مسلمان بندے پر بہت عظیم نعمت ہے؛ اس لیے کہ رمضان المبارك خیر و برکت کا موسم ہے، جس میں جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور یہ قرآن اور غزوات و معرکوں کا مہینہ ہے جس نے ہمارے اور کفر کے درمیان فرق کیا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

"کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے خوش ہونا چاہیے وہ اس سے بدرجها بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں "یونس (٥٨)

٤ - فرض کردہ روزوں سے بری الذمہ ہونا:

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنا وہ بیان کر رہی تھیں:

" میرے ذمہ رمضان المبارك کے روزوں کی قضاء ہوتی تھی، اور میں شعبان کے علاوہ قضاء نہیں کر سکتی تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (١٨٤٩) صحیح مسلم حدیث نمبر (١١٤٦).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا رمضان میں روزے رکھنے کی حرص رکھنے سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ رمضان کی قضاء کے روزوں میں دوسرا رمضان شروع ہونے تک تاخیر کرنا جائز نہیں "

دیکھیں: فتح الباری (١٨٤٩).

٥ - علم حاصل کرنا تا کہ روزوں کے احکام کا علم ہو سکے، اور رمضان المبارك کی فضیلت کا پتہ چل سکے.

٦ - ایسے اعمال جو رمضان المبارك میں مسلمان شخص کوعبادت کرنے میں رکاوٹ یا مشغول ہونے کا باعث بننے والے ہوں انہیں رمضان سے قبل نپٹانے میں جلدی کرنی چاہیے.

٧ - گھر میں اہل و عیال اور بچوں کے ساتھ بیٹھ کر انہیں روزوں کی حکمت اور ا س کے احکام بتائے، اور چھوٹے بچوں کو روزے رکھنے کی ترغیب دلائے.

٨ - کچھ ایسی کتابیں تیار کی جائیں جو گھر میں پڑھی جائیں، یا پھر مسجد کے امام کو ہدیہ کی جائیں تا کہ وہ رمضان المبارك میں نماز کے بعد لوگوں کو پڑھ کر سنائے.

٩ - رمضان المبارك کے روزوں کی تیاری کے لیے ماہ شعبان میں روزے رکھے جائیں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے لگتے حتی کہ ہم کہتے آپ روزے نہیں چھوڑینگے، اور روزے نہ رکھتے حتی کہ ہم کہنے لگتے اب روزے نہیں رکھینگے، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ رمضان کے علاوہ کسی اور ماہ کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور میں نے انہیں شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (۱۸٦۸) صحیح مسلم حدیث نمبر (۱۱٥٦).

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ جتنے روزے شعبان میں رکھتے اتنے کسی اور ماہ میں نہیں رکھتے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ ماہ ہے جس سے لوگ غافل رہتے ہیں، یہ ماہ وہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کے طرف اٹھائے جاتے ہیں، اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل اٹھائیں جائیں تو میں روزہ کی حالت میں ہوں "

سنن نسائی حدیث نمبر (۲۳٥۷) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اس حدیث میں ماہ شعبان میں روزے رکھنے کی حکمت بیان ہوئی ہے کہ: یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں.

اور بعض علماء نے ایك دوسری حکمت بھی بیـان کیـا ہـے کـہ: ان روزوں کا مقـام فرض نماز سے پہلی سنتوں والا ہے، کہ وہ نفس کو فرض کی ادائیگی کے لیے تیار کرتی ہیں، اور اسی طرح رمضان سے قبل شعبان کے روزے بھی.

١٠ - قرآن مجید کی تلاوت کرنا:

سلمہ بن کھیل کہتے ہیں: شعبان کو قرآت کے مہینہ کا نام دیا جاتا تھا.

اور جب شعبان کا مہینہ شروع ہوتا تو عمرو بن قیس اپنی دوکان بنـد کـر دیـتے، اور قرآن مجید کی تلاوت کے لیے فارغ ہو جاتے.

اور ابو بکر بلخی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ماہ رجب کھیتی لگانے کا مہینہ ہے، اور ماہ شعبان کھیتی کو پانی لگانـے کا، اور مـاہ رمضان کھیتی کاٹنے کا مہینہ ہے.

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

ماہ رجب کی مثال ہوا،اور ماہ شعبان کی بادلوں، اور ماہ رمضان کی مثال بـارش جیسی ہے، اور جس نے ماہ رجب میں نہ تو کھیتی بوئی ہو، اور نہ ہی شعبان میں کھیتی کـو پانی لگایا تو وہ رمضان میں کیسے کھیتی کاٹنا چاہتا ہے.

اور یہ دیکھیں ماہ رجب گزر چکا ہے، اگر رمضان چاہتے ہو تو آپ شعبان میں کیا کرتے ہیں، آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے سلف کا حال تو اس ماہ مبارك میں یہ تھا، تو آپ ان اعمال اور درجات کے سلسلہ میں کیا مقام (موقف) رکھتے ہیں ؟

سوم:

ماہ رمضان میں مسلمان شخص کو کونسے اعمال کرنے چاہئیں، اس کو معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (٢٦٨٦٩) اور (١٢٤٦٨) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب